کیا رسول اللہ (ص) نمازیں ملا کر پڑھتے تھے، کتب اہل سنت

اہل سنت کے اکثر مذاہب کی نظر میں دو نمازوں کو جمع کرنا، حالت سفر، حالت بارش، حالت بیماری اور حالت عذر وغیرہ میں، جائز ہے۔

اس بارے میں اہل سنت کے مذاہب کے اقوال بھی مختلف ہیں کہ یہاں پر مختصر طور پر بعض کو ذکر کیا جا رہا ہے:

حالت سفر اور دو نمازوں کو جمع کرنا:

مذاہب اہل سنت دو نمازوں کے جمع کرنے کو ، اس سفر میں کہ جو سفر گناہ کرنے کے لیے نہ کیا گیا ہو، جائز جانتے ہیں۔

ابو حنیفہ حج کے ایام میں روز عرفہ اور شب مزدلفہ کے علاوہ باقی مقامات اور حالات میں دو نمازوں کے جمع کرنے کو جائز قرار نہیں دیتا۔

عالم اہل سنت ابن قدامہ نے اپنی کتاب میں سفر کی حالت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں مذاہب اہل سنت کے اقوال کو بیان کیا ہے:

يجوز الجمع بين الظهر والعصر والعشائين في وقت إحداهما لثلاثة أمور: السفر الطويل ... في قول أكثر أهل العلم روي ذلك عن سعد وسعيد بن زيد وأسامة ومعاذ بن جبل وأبي موسى وابن عباس وابن عمر وبه قال عكرمة والثوري ومالك والشافعي وإسحق وابن المنذر وجماعة غيرهم ، وقال الحسن وابن سيرين وأصحاب الرأي لا يجوز الجمع إلا في يوم عرفة وليلة مزدلفة بها.

نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو طولانی سفر میں ملا کر پڑھنا، بہت سے اہل علم علماء کے نزدیک جائز ہے۔ یہ قول سعد، سعید ابن زید، اسامہ، معاذ ابن جبل، ابو موسی، ابن عباس اور ابن عمر سے نقل ہوا ہے۔ جبکہ عکرمہ، سفیان ثوری، مالک، شافعی، اسحاق، ابن منذر اور انکے علاوہ بہت سے علماء کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

حسن بصری، ابن سیرین اور اصحاب اہل رائے (پیروان ابو حنیفہ) دو نمازوں کے جمع کرنے کو فقط روز عرفہ اور شب مزدلفہ، جائز قرار دیتے ہیں۔

المقدسي الحنبلي، شمس الدين أبي الفرج عبد الرحمن بن محمد بن أحمد بن قدامة (متوفى682هـ) ، الشرح الكبير على متن المقنع، ج 2، ص 115، ناشر: دار الكتاب العربي للنشر والتوزيع ـ بيروت.

شوکانی دو نمازوں کے جمع کرنے کے عقیدے کے طرف داروں کے ناموں کو نقل کرنے کے بعد ، تصریح کرتا ہے کہ حسن بصری، نخعی اور ابو حنیفہ دو نمازوں کے جمع کرنے کو تمام حالات اور تمام مقامات پر جائز قرار نہیں دیتے:

وقال قوم: لا يجوز الجمع مطلقا، إلا بعرفة ومزدلفة، وهو قول الحسن والنخعي وأبي حنيفة وصاحبيه.

علماء کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ: دو نمازوں کو جمع کرنا، تمام حالات اور تمام مقامات پر جائز نہیں ہے، بلکہ فقط روز عرفہ اور مزدلفہ میں ایسا کرنا، جائز ہے، اور یہ حسن بصری، نخعی، ابو حنیفہ اور اسکے پیروکاروں کا قول و رائے ہے۔

الشوكاني، محمد بن علي بن محمد (متوفى 1255هـ)، نيل الأوطار من أحاديث سيد الأخيار شرح منتقي الأخبار، ج 3 ، ص 261، ناشر: دار الجيل، بيروت – 1973.

لہذا سفر کی حالت میں دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں، مذاہب اہل سنت کے اقوال واضح اور معلوم ہو گئے ہیں۔

حالت بارش اور دو نمازوں کو جمع کرنا:

بارش کی حالت ایک ایسی حالت ہے کہ جسکے بارے میں اہل سنت نے کہا ہے کہ مشترک وقت والی دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا جا سکتا ہے۔

سید سابق نے کتاب « فقہ السنۃ » میں اس بارے میں متعدد اقوال کے خلاصے کو ذکر کیا ہے:

وخلاصة المذاهب في ذلك:

أن الشافعية تجوز للمقيم الجمع بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء جمع تقديم فقط بشرط وجود المطر ...

وعند مالك أنه يجوز جمع التقديم في المسجد بين المغرب والعشاء لمطر واقع أو متوقع ، وللطين مع الظلمة إذا كان الطين كثيرا يمنع أواسط الناس من لبس النعل ، وكره الجمع بين الظهر والعصر للمطر .

وعند الحنابلة يجوز الجمع بين المغرب والعشاء فقط تقديما وتأخيرا بسبب الثلج والجليد والوحل والبرد الشديد والمطر الذي يبل الثياب ، وهذه الرخصة تختص بمن يصلي جماعة بمسجد يقصد من بعيد يتأذى بالمطر في طريقه فأما من هو بالمسجد أو يصلي في بيته جماعة أو يمشي إلى المسجد مستترا بشئ أو كان المسجد في باب داره فإنه لا يجوز له الجمع .

اس بارے میں مذاہب اہل سنت کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے:

شافعیہ نے اس شخص کہ جو اپنے شہر میں مقیم ہے اور وہ حالت سفر میں نہیں ہے، اسکے لیے بارش کی صورت میں نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کے جمع کر کے پڑھنے کو جائز قرار دیتے ہیں-----

مالک ابن انس نے نماز مغرب و عشاء کے جمع کرنے کو مسجد میں ، اس بارش کی خاطر کہ جو برس چکی ہے یا بعد میں برسے گی، جائز قرار دیا ہے اور اسی طرح اس صورت میں کہ جب اندھیرا اور کیچڑ اتنا زیادہ ہو کہ عام لوگ جوتے نہ پہن سکتے ہوں تو بھی نماز مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بارش کی وجہ نماز ظہر و عصر کو ملا کر پڑھنا مکروہ است۔

مذہب حنابلہ فقط نماز مغرب و عشاء کو تقدیم و تاخیر کی صورت میں، اور برف باری، ژالہ باری، مٹی و کیچڑ اور بہت ہی ٹھنڈی ہوا کہ جو لباس کو تر کر دیتی ہے، کی صورت میں نماز مغرب و عشاء کے جمع کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ یہ ملا کر پڑھنا فقط ان لوگوں کے لیے ہے کہ جو مسجد میں نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جو دور سے چل کر مسجد آتے ہیں اور راستے میں بارش و برف کی وجہ سے انکو تکلیف ہوتی ہے، لیکن وہ شخص کہ جو مسجد میں ہے یا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے، یا بارش و برفباری کی صورت میں چھتری وغیرہ لے کر مسجد جاتا ہے، یا اسکا گھر مسجد کے نزدیک ہے، ان تمام کے لیے نماز کو ملا کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

الشيخ سيد سابق (معاصر)، فقه السنة ، ج 1 ، ص 291 ، ناشر : دار الكتاب العربي – بيروت – لبنان

اہل سنت کے تین رسمی و اصلی مذاہب کے عقیدے کو ذکر کیا جا چکا ہے اور ابو حنیفہ کی رائے بھی واضح ہے کہ وہ فقط روز عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازوں کے ملا کر پڑھنے کو جائز قرار دیتا ہے۔ اسکے علاوہ دوسرے حالات و مقامات پر جائز قرار نہیں دیتا۔

حالت بیماری و عذر اور دو نمازوں کو جمع کرنا:

بیماری اور عذر کی حالت میں بھی دو نمازوں کو ملا کر پڑھا جا سکتا ہے۔ اہل سنت کے مذاہب کا آپس میں اس بارے میں شدید

اختلاف پایا جاتا ہے۔ حنابلہ بیماری اور خطرے کی صورت میں نمازوں کے جمع کرنے کو جائز جانتے ہیں۔ ابو حنیفہ اور شافعی بیماری اور خطرے کی صورت میں نمازوں کے جمع کرنے کو جائز نہیں جانتے، لیکن شافعی کے بعض پیروکار بیماری اور خطرے کی صورت میں نمازوں کے جمع کرنے کو جائز جانتے ہیں۔

سید سابق نے اس بارے میں لکھا ہے کہ:

ذهب الإمام أحمد والقاضي حسين والخطابي والمتولي من الشافعية إلى جواز الجمع تقديما وتأخيرا بعذر المرض لان المشقة فيه أشد من المطر ....

وتوسع الحنابلة فأجازوا الجمع تقديما وتأخيرا لأصحاب الاعذار وللخائف ....

احمد ابن حنبل، قاضی حسین، خطابی اور شافعی کے بعض پیروکاروں کا عقیدہ یہ ہے کہ بیماری کی حالت میں دو نمازوں کو تقدیم یا تاخیر کی صورت میں جمع کرنا جائز ہے، کیونکہ بیماری کی تکلیف، بارش کی تکلیف سے زیادہ ہے۔

حنابلہ نے اپنے عقیدے میں وسعت دی ہے اور دو نمازوں کو تقدیم یا تاخیر کی صورت میں ان لوگوں کے لیے جمع کرنا، جائز قرار دیا ہے کہ جنکو کوئی عذر ہے، یا جنکے لیے کوئی خوف اور خطرہ موجود ہو۔

الشيخ سيد سابق (معاصر)، فقه السنة،ج1، ص 292

ابن قدامہ نے مالکیہ ، ابو حنیفہ اور شافعی کے عقیدے کو ایسے بیان کیا ہے:

ويجوز الجمع لأجل المرض وهو قول عطاء ومالك وقال أصحاب الرأي والشافعي لا يجوز .

مریض کے لیے دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا جائز ہے۔ یہ عطا اور مالک کا قول ہے۔ لیکن صاحبان رائے (پیروان ابو حنیفہ) اور شافعی اس صورت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

المقدسي الحنبلي، ابومحمد عبد الله بن أحمد بن قدامة (متوفى620هـ)، المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني، ج 2 ص 117، ناشر: دار الفكر – بيروت، الطبعة: الأولى، 1405هـ.

یہاں تک دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے کے بارے میں اہل سنت کے اہم ترین اقوال کو بیان کیا گیا ہے۔ البتہ ان اقوال اور آراء کی مزید تفصیل کے لیے اہل سنت کی شرعی احکام والی کتب کی طرف رجوع کرنا بھی لازمی ہے۔

نتیجہ:

ذکر شدہ تمام اقوال اس مطلب کو ثابت کرتے ہیں کہ سفر کی حالت میں اور دوسری بعض صورتوں میں، دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا جائز ہے۔ اہل سنت کی روایات بھی اسی مطلب کی تائید کرتی ہیں۔

قابل توجہ اور اہم نکتہ یہ ہے کہ اہل سنت مذکورہ حالات اور مقامات کے علاوہ دو نمازوں کے جمع کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے، حالانکہ یہ بات ان روایات کے مخالف ہے کہ جو مذکورہ حالات اور مقامات کے علاوہ بھی دو نمازوں کے جمع کرنے کو جائز قرار دیتی ہیں۔

سفر و عذر کے علاوہ بھی دو نمازوں کو جمع کرنا اور اہل سنت کی صحیح و معتبر روایات:

اہل سنت کی ان روایات کہ جو سفر، بارش، عذر، بیماری، خوف اور خطرے کی صورت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کو جائز قرار دیتی ہیں، کے مقابلے پر اہل سنت کی ہی صحیح روایات موجود ہیں کہ جو بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا (ص) مذکورہ موارد کے علاوہ بھی اپنے شہر ہوتے ہوئے اور بغیر کسی عذر کے کبھی کبھی دو نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے، کہ یہ روایات مذہب شیعہ کی بھی تائید کرتی ہیں۔

مسلم نیشاپوری نے اپنی کتاب صحیح مسلم ایک باب تحت عنوان « بَاب الْجَمْعِ بين الصَّلَاتَيْنِ في الْحَضَرِ » ذکر کیا کہ بعض روایات میں ذکر ہوا ہے کہ رسول خدا حالت سفر اور جنگوں میں نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے، لیکن اسی باب کی بعض روایات ذکر کرتی ہیں کہ رسول خدا اپنے شہر میں ہوتے ہوئے بھی اور بغیر کسی عذر و ہنگامی حالت کے باوجود بھی دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا کرتے تھے:

روایت اول: حالت خوف اور سفر کے بغیر بھی دو نمازوں کا جمع کرنا:

پہلی روایت مسلم نے ابن عباس سے نقل کی ہے کہ رسول خدا (ص)کی سیرت تھی کہ وہ سفر اور خوف کی حالت میں نہ ہونے کے باوجود بھی دو نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے:

حدثنا يحيى بن يحيى قال قرأت على مَالِكٍ عن أبي الزُّبَيْرِ عن سَعِيدِ بن جُبَيْرٍ عن بن عَبَّاسٍ قال صلى رسول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جميعا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جميعا في غَيْرِ خَوْفٍ ولا سَفَرٍ.

ابن عباس کہتا ہے کہ رسول خدا (ص) نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو بغیر کسی حالت خوف اور بغیر کسی حالت سفر میں ہونے کے باوجود بھی ملا کر پڑھا کرتے تھے۔

النيسابوري القشيري، ابوالحسين مسلم بن الحجاج (متوفى261هـ)، صحيح مسلم، ج 1، ص 489، ح705، باب صلاة المسافرين ،

تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي، ناشر: دار إحياء التراث العربي – بيروت.

الموطأ ، ص 73 ، ح 327

سنن أبي داود ، ج 2 ، ص 6 ، ح 1210 ، 1214

سنن النسائي ، ج 1 ، ص 315 ح 600

مسند أحمد بن حنبل ، ج 3 ، ص 292 ، ح 1953 و ج 4 ، ص 191 ، ح 2557

صحيح ابن خزيمة ، ج 2 ،ص 85 ، ح 971

مسند أبي عوانة ، ج 2 ، ص 353

السنن الكبرى ، ج3 ، ص 166 ، 167

قابل توجہ اور قابل ذکر ہے کہ البانی وہابی، کہ وہابی اسے اپنے دور کا بخاری بھی کہتے تھے، نے اپنی مندرجہ ذیل کتابوں میں اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے:

صحيح سنن أبي داود ، ج 1 ، ص 224 ، ح 1068

صحيح سنن النسائي ، ج 1 ، ص 130 ح 585

روایت دوم: حالت خوف اور بارش کے بغیر بھی دو نمازوں کا جمع کرنا:

ایک دوسری روایت میں ذکر ہوا ہے کہ ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ رسول خدا (ص)سفر اور خوف کی حالت میں نہ ہونے کے باوجود بھی دو نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے اور آخر میں اس ملا کر پڑھنے کا سبب بھی بیان کیا ہے:

وحدثنا أبو بَكْرِ بن أبي شَيْبَةَ وأبو كُرَيْبٍ قالا حدثنا أبو مُعَاوِيَةَ ح وحدثنا أبو كُرَيْبٍ وأبو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ واللفظ لِأَبِي كُرَيْبٍ قالا حدثنا وَكِيعٌ كلاهما عن الْأَعْمَشِ عن حَبِيبِ بن أبي ثَابِتٍ عن سَعِيدِ بن جُبَيْرٍ عن بن عَبَّاسٍ قال: جَمَعَ رسول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بين الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ في غَيْرِ خَوْفٍ ولا مَطَرٍ في حديث وَكِيعٍ قال قلت لابن عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذلك؟ قال كَيْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ وفي حديث أبي مُعَاوِيَةَ قِيلَ لابن عَبَّاسٍ ما أَرَادَ إلى ذلك قال أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

ابن عباس نے کہا ہے کہ رسول خدا (ص) نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مدینہ شہر میں ہوتے ہوئے، بغیر کسی حالت خوف اور بارش کے ملا کر پڑھا کرتے تھے۔

وکیع کی روایت میں آیا ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ: رسول خدا کیوں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے ؟ ابن عباس نے جواب دیا: تا کہ امت کو زحمت نہ ہو۔

اور ابو معاویہ کی روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ رسول خدا (ص) کا اس کام کرنے سے کیا مقصد تھا ؟ ابن عباس نے کہا: رسول خدا کا ایسا کرنے سے یہ ارادہ تھا کہ امت مشقت اور زحمت میں نہ پڑے۔

النيسابوري القشيري، مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، ج1، ص490، ح705، باب صلاة المسافرين ،

سنن الترمذي ، ج 1 ، ص 354 ، ح 187

سنن أبي داود ، ج 2 ، ص 6 ، ح 1211

سنن النسائي ، ج 1 ، ص 315 ، ح 601

مسند أحمد بن حنبل ، ج 5 ، ص 81 ، ح 3235 و ص 113 ، ح 3323

مسند أبي عوانة ، ج 2 ، ص 353

سنن البيهقي ، ج 3 ، ص 167

البانی وہابی محقق نے اس روایت کو بھی صحیح قرار دیا ہے:

صحيح سنن أبي داود ، ج 1 ، 224 ، ح 1070

صحيح سنن النسائي ، ج 1 ، ص 130 ، ح 586

إرواء الغليل ، ج 3 ، ص 34 ، ح 579

روایت سوم: شہر میں ہوتے ہوئے بھی دو نمازوں کا جمع کرنا:

ایک دوسری روایت میں ابن عباس نے رسول خدا (ص)کے شہر مدینہ میں ہوتے ہوئے بغیر کسی خوف و خطرے اور بارش وغیرہ کے ، دو نمازوں کے جمع کرنے کو ذکر کیا ہے، کہ اسی روایت کو بخاری اور مسلم نے ایسے ذکر کیا ہے:

حدثنا أبو النُّعْمَانِ قال حدثنا حَمَّادٌ هو بن زَيْدٍ عن عَمْرِو بن دِينَارٍ عن جَابِرِ بن زَيْدٍ عن بن عَبَّاسٍ أَنَّ النبي صلى الله عليه وسلم صلى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا (ص) نے مدینہ میں ہی 7 رکعت اور 8 رکعت نماز ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو پڑھا تھا۔ (یعنی رسول خدا سفر میں نہیں تھے اور خطرہ و خوف و جنگ و بارش و آندھی وغیرہ بھی نہیں تھی، اسکے باوجود بھی انھوں نے نمازوں کو ملا کر پڑھا تھا)،

البخاري الجعفي، ابوعبدالله محمد بن إسماعيل (متوفای256هـ)، صحيح البخاري، ج1، ص201، تحقيق: د. مصطفي ديب البغا، ناشر: دار ابن كثير، اليمامة – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1407 – 1987،

النيسابوري القشيري، مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم ج 1، ص 491 باب صلاة المسافرين ،

مسند أحمد بن حنبل ، ج3 ، ص 280 ، ح 1918 و ج 3 ، ص 283 ، ح 1929 و ج 4 ، ص 154 ح 2465 و ص 201 ح 2582

مسند أبي داود الطيالسي ، ص 341 ، 342 ، ح 2164 ، 2629 .

روایت چہارم: ابن عباس کہتا ہے کہ ہم رسول خدا کے زمانے میں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے:

اس روایت میں صحابی جلیل القدر ابن عباس واضح طور پر ذکر کر رہا ہے کہ ہم رسول خد (ص)ا کے زمانے میں نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے:

وحدثنا بن أبي عُمَرَ حدثنا وَكِيعٌ حدثنا عِمْرَانُ بن حُدَيْرٍ عن عبد اللَّهِ بن شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قال قال رَجُلٌ لابن عَبَّاسٍ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قال الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ثُمَّ قال الصَّلَاةَ فَسَكَتَ. ثُمَّ قال لَا أُمَّ لك أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ وَكُنَّا نَجْمَعُ بين الصَّلَاتَيْنِ على عَهْدِ رسول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم.

عبد اللہ ابن شقیق عقیلی کہتا ہے کہ: ایک شخص نے تین مرتبہ ابن عباس سے کہا کہ نماز، نماز، نماز (یعنی نماز پڑھنے کا وقت ہو گیا ہے) اور پھر چپ ہو گیا۔ ابن عباس نے کہا اوے کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ نماز کا وقت ہوا ہے یا نہیں ؟ حالانکہ ہم رسول خدا کے زمانے میں دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھا کرتے تھے۔

النيسابوري القشيري، ابوالحسين مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم، ج1، ص492،

اس روایت میں عبارت « وَكُنَّا نَجْمَعُ بين الصَّلَاتَيْنِ على عَهْدِ رسول اللَّهِ » مطلق طور پر بغیر کسی قید و شرط کے ذکر ہوئی ہے، یعنی ابن عباس نے نہیں کہا کہ ہم رسول خدا کے زمانے میں حالت خوف یا حالت بارش وغیرہ میں دو نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے تھے، پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں فقط اور فقط اپنی کی آسانی کے لیے رسول خدا کبھی کبھی الگ الگ

اور کبھی کبھی ملا کر دو نمازوں کو پڑھا کرتے تھے۔ یعنی الگ الگ کر کے نمازوں کو پڑھنا بھی سنت رسول ہے اور ملا کر نمازوں کو پڑھنا بھی سنت رسول ہے۔

روایت پنجم: صحابی عثمان ابن سہل کا بھی رسول خدا کا دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی تائید کرنا:

حدثنا بن مُقَاتِلٍ قال أخبرنا عبد اللَّهِ قال أخبرنا أبو بَكْرِ بن عُثْمَانَ بن سَهْلِ بن حُنَيْفٍ قال سمعت أَبَا أُمَامَةَ يقول: صَلَّيْنَا مع عُمَرَ بن عبد الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حتى دَخَلْنَا على أَنَسِ بن مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ. فقلت: يا عَمِّ ما هذه الصَّلَاةُ التي صَلَّيْتَ؟ قال: الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رسول اللَّهِ صلى الله عليه وسلم التي كنا نُصَلِّي معه.

عثمان ابن سہل کہتا ہے کہ میں نے ابو امامہ سے سنا تھا کہ اس نے کہا تھا کہ: ہم نے نماز ظہر کو عمر ابن عبد العزیز کے ساتھ پڑھا، پھر ہم وہاں سے نکل کر انس ابن مالک کے پاس گئے، ہم نے انس کو دیکھا کہ وہ ابھی تک نماز عصر پڑھ رہا تھا، میں نے کہا: اے چچا ! آپ یہ کونسی نماز پڑھ رہے تھے ؟ انس نے جواب دیا: نماز عصر، اور یہی تو وہ نماز ہے کہ جو ہم رسول خدا کے ساتھ بھی پڑھا کرتے تھے۔

صحيح البخاري، ج1 ، ص202، ح524، كِتَاب مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ ، بَاب وَقْتِ الْعَصْرِ.

نتیجہ:

ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ:

رسول خدا (ص) بغیر حالت سفر اور بغیر کسی خوف و خطرے و بارش وغیرہ کے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا کرتے تھے اور یہ مطلب اس بات پر دلیل ہے کہ نمازوں کو ملا کر پڑھنا فقط ان موارد میں ہی جائز نہیں ہے کہاہل سنت بیان کرتے ہیں، بلکہ تمام حالات اور تمام مقامات پر دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا جائز ہے۔

اہل سنت کی یہ صحیح روایات، شیعہ عقیدے کی تائید کرتی ہیں کہ نمازوں کو ملا کر پڑھنا بغیر کسی عذر اور مشکل کے بھی جائز ہے۔

اہل سنت رسول خدا کے دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں، فقط ان روایات کو بیان اور عمل کرتے ہیں کہ جن میں بیان ہوا ہے کہ رسول خدا فقط عذر اور کسی مشکل کی صورت میں دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے اور اپنی کتب میں ذکر شدہ ان روایات کو کہ جو شیعہ عقیدے کی تائید کرتی ہیں، اہل سنت ان روایات کو بالکل ذکر نہیں کرتے۔

4.بد قسمتی سے اہل سنت اس بارے میں اپنی کتب میں ذکر شدہ صحیح و معتبر روایات کے سامنےہڈ دھرمی اور ضد بازی سے کام لیتے ہیں اور کسی مسلمان کو بھی دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے۔

5.قابل ذکر ہے کہ اہل سنت کی یہی لجاجت باعث ہوئی ہے کہخود اہل سنت کے بہت سے جوان نماز اور عبادت سے دور ہو جائیں، کیونکہ اسی طرح الگ الگ نماز پڑھنے سے جوان اور عام لوگ نہ ٹھیک طرح سے پڑھ پاتے ہیں اور نہ اپنے کاروبار کی صحیح طرح سے دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر پانچ نمازوں کو تین وقت پر ادا کیا جائے تو کسی کے لیے کوئی بھی مشکل پیش نہیں آتی اور ہر کوئی اپنے اپنے کام کو صحیح وقت پر انجام بھی دے پاتا ہے۔

6.رسول خدا کا عام حالات میں بھی بغیر کسی مشکل اور عذر کے کبھی کبھی نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا، یہ اس بات کی علامت ہے کہگویا رسول خدا اس دور میں بھی اپنی امت کے آرام کا کتنا خیال تھا، کیونکہ جب پانچ نمازوں کو آرام سے تین اوقات میں پڑھا جا سکتا ہے کہ تو اتنی سختی سے پانچ وقت میں ہی نماز پڑھنے کی کیا ضرورت ہے، بلکہ اسطرح سے جوانوں کو زیادہ سے زیادہ نماز اور مساجد کی طرف لایا جا سکتا ہے۔

7.البتہ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا ہے کہ اگر کوئی آرام سے بغیر کسی مشکل و زحمت کے پانچ نمازوں کو پانچ وقت میں پڑھ سکتا ہے تو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ان مطالب کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہےکہ دین اسلام میں اصل نماز پڑھنا واجب ہے، لیکن اسی نماز کو الگ الگ کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور ملا کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔